ایام قربانی میں کس مقام کا اعتبار ہے؟

انیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۲۷ تا ۳۰ رصفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۲ تا ۱۵ رفروری ۲۰۱۰ء، جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات

جو شخص قربانی کا وکیل بنا رہا ہے وہ الگ مقام پر ہو اور جہاں قربانی کی جارہی ہو وہ الگ مقام ہو تو اوقات قربانی کی ابتداء وانتہا کے سلسلہ میں مقام قربانی کا اعتبار ہوگا؛ بشرطیکہ جس شخص کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے، اس پر ۱۰ رذی الحجہ کی صبح صادق طلوع ہوگئی ہو؛ لہٰذا:

الف: جس شخص کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اگر اس کے یہاں ۱۰ رذی الحجہ شروع نہیں ہوئی، تو اس کی طرف سے قربانی نہیں کی جاسکتی، اگر چہ قربانی کئے جانے کے مقام پر اس دن ۱۰ رذی الحجہ ہو۔

ب: جس شخص کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اگر اس کے یہاں ۱۲ رذی الحجہ کا غروب آفتاب ہو چکا ہے؛ لیکن جہاں قربانی ہورہی ہے وہاں ابھی ۱۲ رذی الحجہ باقی ہے تو اس کی جانب سے قربانی کرنا درست ہے۔

ج: جس شخص کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے اس کے مقام پر ۱۲ رذی الحجہ کی تاریخ ہے اور جہاں قربانی کی جارہی ہے وہاں ۱۲ رذی الحجہ گزر چکی ہے تو اب وہاں قربانی کرنا درست نہیں ہے۔

شق ''الف'' میں درج ذیل حضرات کا اختلاف ہے:

مفتی رشید احمد فریدی، مفتی عبدالودود مظاہری، مفتی جمیل احمد نذیری، مفتی محمد عثمان گورینی، مولانا عبدالرب اعظمی، مفتی شوکت ثناء قاسمی، مفتی نعمت اللہ، مولانا محمد کامل قاسمی اور مولانا اختشام الحق۔ ان حضرات کے نزدیک مذکورہ صورت میں قربانی درست ہے؛ البتہ ان میں سے بعض حضرات کے نزدیک احتیاط اس میں ہے کہ اس صورت میں قربانی نہ کی جائے۔

شق ''ب'' میں مفتی سلمان پالنپوری صاحب کا اختلاف ہے، ان کے نزدیک مذکورہ صورت میں قربانی درست نہیں ہے۔

☆☆☆